LearningWell

روشن اسلام

۵

رہنمائے اُستاد

For Order : 0320-5899031

info@learningwell.pk www.learningwell.pk

سبق ۱ : اللہ

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو یہ سمجھانا ہے کہ اللہ اس دنیا کی ایک ایک آواز سن سکتا ہے اور ہر چیز چاہے وہ کہیں بھی چھپی ہوئی ہو، دیکھ سکتا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ سماعت اور بصارت کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ آپ اپنے اردگرد کن کن آوازوں کو سنتے ہیں؟

۳۔ آپ گھر میں اور گھر سے باہر کن کن چیزوں کو دیکھتے ہیں؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

وضاحت:

بچوں آپ کو پتہ ہے کہ اللہ نے اس دنیا میں ہزاروں طرح کی چیزیں بنائی ہیں۔اور ہزاروں طرح کی آوازیں بھی بنائی ہیں۔ہم چاہے کہیں بھی چھپ جائیں، دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں، کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں ہم کو کوئی نہ دیکھ سکے لیکن ہم اللہ تعالی سے نہیں چھپ سکتے۔وہ ہم کو ہر جگہ دیکھ سکتا ہے۔

اسی طرح ہم منہ سے کوئی آواز نہ نکالیں، کچھ نہ بولیں لیکن ہمارے دل میں اگر کوئی بات ہو تو وہ اللہ تعالی ضرور سن لے گا۔اس کو پتہ ہوتا ہے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔

دنیا میں ایسی ہزاروں آوازیں ہیں جن کو ہم سن سکتے ہیں جیسے کسی جانور کے بولنے کی آواز، بارش برسنے کی آواز، بادلوں کی گڑگڑاہٹ، بجلی کی چمک، ہوا کی سرسراہٹ، ٹریفک کا شور، لوگوں کی آوازیں وغیرہ وغیرہ۔بالکل اسی طرح دنیا میں ایسی آوازیں

ایسی ہزاروں آوازیں ہیں جن کو ہم نہیں سن سکتے لیکن اللہ تعالی سن سکتا ہے۔مثال کے طور پر، کیڑے مکوڑوں کی رینگنے کی آوازیں، پتوں کے ٹوٹنے کی آوازیں۔آسمان پر ستارے ٹوٹتے رہتے ہیں کیا آپ ان کی آواز سن سکتے ہیں۔بالکل نہیں۔

بالکل اسی طرح اللہ ہمارے دلوں کی آوازیں بھی سنتا ہے۔اگر کوئی شخص منہ سے کچھ نہ بولے اور جو اس کے دل میں ہو وہ آپ سن سکتے ہیں؟ نہیں۔لیکن اللہ سن سکتا ہے۔یعنی اللہ تعالی وہ ساری آوازیں سن سکتا ہے جو ہم نہیں سن سکتے چاہے وہ دنیا میں کہیں بھی پیدا ہو۔اسی لیے اللہ کا

ایک صفاتی نام

'السمیع' ہے

یعنی سب کچھ سننے والا۔

اس دنیا میں ہزاروں چیزیں ہیں۔ کیا آپ کو لگتا ہے کہ آپ دنیا کی ہر چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ نہیں۔ انسان صرف اسی حد تک دیکھ سکتا ہے جہاں تک اس کی نظر کام کرتی ہے۔

کیا آپ اپنی کلاس سے اسکول کی دوسری تمام کلاسوں کو دیکھ سکتے ہیں؟

ان کلاسوں کے ایک ایک بچے کو دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے؟

کیا آپ ساحل پر کھڑے ہو کر سمندر کی گہرائی میں اُگے کسی پودے کو دیکھ سکتے ہیں؟

کیا آپ آسمان کے تمام ستاروں کو دیکھ سکتے ہیں؟

یہ اور ایسی ہزاروں چیزیں ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ ہم صرف اپنے نظر کے سامنے جو کچھ ہوتا ہے اس کو دیکھ سکتے ہیں وہ بھی ایک محدود فاصلے تک۔ لیکن اللہ تعالی اس دنیا میں ہونے والی ایک ایک چیز کو ایک ساتھ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ وہ کسی ایک ملک، دنیا کے کسی ایک خطے یا ایک براعظم کو دیکھ رہا ہو تو دوسری جگہ جو ہو رہا ہے اس کو نہیں دیکھ رہا۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالی بیک وقت زمین، آسمان، سمندر میں موجود ایک ایک چیز، دنیا میں موجود تمام انسانوں، تمام حیوانوں کو دیکھ سکتا ہے۔ اس کو پتہ ہوتا ہے کہ کون اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ چاہے دنیا میں اس کو کوئی دیکھ سکے یا نہیں۔ اسی لیے اللہ کا ایک صفاتی نام ہے

'البصیر'

یعنی سب کچھ دیکھنے والا

مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ آپ نے اس سبق میں اللہ کے کون سے دو صفاتی نام پڑھے ہیں؟

۲۔ السمیع کا کیا مطلب ہے؟

۳۔ کسی ایسی چیز کا نام بتایئے جس کی آواز ہم نہ سن سکتے ہوں؟

۴۔ البصیر کا کیا مطلب ہے؟

۵۔ کچھ مثالیں دیجیے جن سے پتہ چلتا ہو کہ اللہ جو کچھ دیکھ سکتا ہے وہ ہم نہیں دیکھ سکتے۔

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ اللہ کے سامنے ہر بندہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا اپنی زندگی کے پہلے دن سے لے کر آخری دن تک کا ایک ایک عمل اللہ کے سامنے ہے۔اس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے۔اللہ کو پتہ ہے کہ اس نے کیا کیا اچھے اور برے کام کیے ہیں۔

۲۔ اللہ ہمارے ہر عمل کو دیکھتا، جانتا اور سنتا ہے۔اس کا نتیجہ قیامت کے دن ہمارے سامنے ہوگا۔اس طرح کہ اگر ہمارے اعمال اچھے ہوں گے۔اور ہم نے اپنے گناہوں پر توبہ کرلی ہوگی تو ہم اللہ کے فضل وکرم سے جنّت کے حقدار ہوں گے اور اگر ہمارے اعمال برے ہوں گے اور ہم نے ان پر توبہ بھی نہ کی ہوگی تو دوزخ ہمارا ٹھکانہ ہوگی۔کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے تو کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

سرگرمی

کتاب میں دی گئی دونوں سرگرمیوں کو کرنے میں طلباء کی رہنمائی کیجیے۔کیوں کہ ان کے لیے استاد کی مدد کی ضرورت ہے۔دونوں ہی بہت دلچسپ ہیں اور طلباء ان میں بھر پور حصہ لیں گے۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کرسکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں اس سبق میں دیے گئے اللہ کے دو صفاتی نام اور ان کا مفہوم لکھنے کی مشق کرائی گئی ہے تا کہ بچے اس کو ذہن نشین کرسکیں۔

مشق ب اور ج میں کچھ ایسی چیزوں اور آوازوں کے نام لکھنے ہیں جن کو ہم نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں۔اس مشق کا مقصد یہ ہے کہ بچے ایسی چیزوں کے بارے میں سوچیں اور غور کریں جو صرف اور صرف اللہ کو دکھائی اور سنائی دے سکتی ہیں۔

مشق د کے ذریعے اس بات کا اندازہ ہوسکے گا کہ بچے اللہ تعالیٰ کی لامحدود سماعت اور بصارت کے مفہوم کس حد تک سمجھ سکے۔

مشق ح میں کچھ قدرتی آوازوں اور رنگوں کے بارے میں لکھنا ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق ۲ : آخرت

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو دنیاوی زندگی ختم ہونے کے بعد آخرت کی زندگی کے بارے میں آگاہی دینا ہے۔اور اس بات سے روشناس کرانا ہے کہ جنّت یا دوزخ میں جانے کا ذمہ دار انسان خود ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ کیا یہ دنیا ہمیشہ رہے گی؟

۲۔ جس دن یہ دنیا اور سب لوگ ختم ہو جائیں گے،اس کو کیا کہتے ہیں؟

۳۔ ہم کو دنیا میں اچھے کام کیوں کرنے چاہیے؟

۴۔ ہم کو برے کام کرنے سے اللہ تعالیٰ نے کیوں منع کیا ہے؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

وضاحت:

اس سبق میں آخرت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ دراصل ہماری یہ زندگی چند روزہ ہے، حقیقی زندگی اس زندگی کے بعد شروع ہوگی۔یعنی قیامت کے بعد۔ یہ زندگی کیسی ہوگی اس کا دارومدار ہماری اس زندگی کے اعمال پر منحصر ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہم کو عقل وسمجھ دی اور ہماری رہنمائی کے لیے انبیاء بھیجے اور اپنی کتابیں ہماری ہدایت کے لیے نازل فرمائیں جو آج قرآن کی شکل میں ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لیے موجود ہے۔اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اچھے اعمال انجام دے کر جنت میں داخل ہو سکتے ہیں اور برے کاموں سے بچ کر دوزخ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مزید وضاحت کے لیے کتاب کی مدد لیجیے۔

بعد از تدریس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ آخرت کیا ہے؟

۲۔ قیامت کیسے آئے گی؟

۳۔ برزخ کیا ہے؟

۴۔ آخرت میں کامیابی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۳۔ اس دن لوگوں اوراس دنیا کا کیا حال ہوگا؟

۴۔ ہرانسان سے کتنے سوالات پوچھے جائیں گے؟

۵۔ کیا کیا سوالات پوچھے جائیں گے؟

۶۔ وہ کون سے گناہ ہیں جوہم کرتے رہتے ہیں؟

۷۔ لوگ جنّت اور دوزخ میں کیوں جائیں گے؟

۸۔ وہ کون لوگ ہوں گے جوآرام سے ہوں گے اوران کوکوئی خوف نہیں ہوگا؟

اس سلسے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی/ سکتے ہیں۔حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کرسوالات کیجیے۔کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

اضافی تدریس

تفہیم

ا۔ یوم آخرت سے ہم اس لیے خوفزدہ رہتے ہیں کیوں کہ اس دن سب کواللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔اوراپنے اعمال کا جواب دینا ہو گا۔اوراللہ سے کسی کی کوئی ایک بات بھی چھپی ہوئی نہیں اس کوسب معلوم ہے کوئی اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتا۔جس نے جوکیا ہوگا وہ اس کے سامنے ہوگا۔اوراس پرہی اس کی آگے کی زندگی کا فیصلہ ہوگا۔

۲۔ قیامت کے دن کویوم آخرت اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ اس دن دنیاختم ہوجائے گی۔اس طرح دنیاوی زندگی کا خاتمہ ہوجائے گا۔

سرگرمی

اس سرگرمی کوکرنے کے لیے بچوں کوان کاموں کے بارے میں بتایئے جن کوکرنے سے ہم جنت حاصل کرسکتے ہیں۔اورجن کوہمیں نہیں کرنا چاہیے تاکہ ہم دوزخ سے بچ سکیں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کوسبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کومزید بہتر طور پر سمجھ کر

ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں دیے گئے الفاظ میں سے صحیح کا انتخاب کر کے خالی جگہ پر کرنی ہے۔

مشق ب کے ذریعے بچوں کو ان باتوں کا اندازہ ہوگا جن کو کرتے ہوئے اکثر ہم نہیں سوچتے کہ یہ گناہ ہیں۔ اور اگر ابھی سے یہ باتیں ان کو معلوم ہوں گی تو وہ ان سے آگے بھی بچنے کی کوشش کریں گے۔ (انشاءاللہ)

مشق ج کا مقصد بچوں کو ان سوالات کو یاد کروانا ہے جو روزِ قیامت ہر ایک شخص سے پوچھے جائیں گے جو اس دنیا میں آیا ہے اور ان کا جواب دینا لازمی ہوگا۔

مشق د میں اس سبق سے متعلق سوالات ہیں۔ جن کے ذریعے بچے اس سبق کے موضوع کو اور اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق ۳ : دولت کی محبت سے خبردار کرنے والی سورتیں

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو سورہ التکاثر اور سورہ الھمزہ کی وجہ نزول سمجھانا اور اس کے معنی و مفہوم ذہن نشین کرانا ہے اور ان دونوں سورتوں کو زبانی یاد کروانا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ انسان دنیا میں کس چیز کو حاصل کرنے کے لیے محنت کرتا ہے؟

۲۔ کن چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے انسان اللہ کی بتائی ہوئی باتوں کو بھول جاتا ہے؟

۳۔ اگر آپ کچھ خریدنا چاہیں تو آپ کے پاس کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

۳۔ انسان کب اپنے آپ پر غرور کرنے لگتا ہے؟

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اس لیے بھیجا تاکہ وہ اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ مگر آج کے دور میں بیش تر لوگ خدا کے احکامات کو بھول چکے ہیں اور دین کو صرف نماز، روزے تک محدود سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہمارے تعلقات دوسرے لوگوں سے کیسے ہیں۔ ہمارے عمل، ہاتھ یا زبان سے کسی کو اذیّت تو نہیں پہنچ رہی۔ ہم مشکل حالات میں دوسروں کی کس طرح مدد کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

آج کے دور میں زندگی کا مقصد زیادہ پیسہ کمانا اور جمع کرنا ہے۔ اللہ نے انسان کو پیسے کمانے سے منع نہیں کیا مگر یہ کہ حلال کمائے اور جمع کرنے کے بجائے ضرورت مندوں میں خرچ کرے۔ پیسہ کی محبت انسان کو اللہ سے دور کر دیتی ہے۔

انسان کو چاہیے کہ وہ فضول خرچی سے باز رہے اور اپنی جائز خواہشات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی ضروریات کا بھی خیال رکھے اور کنجوسی نہ کرے کیونکہ بخیل اللہ کی سزا سے نہ بچ سکے گا۔ جو لوگ مال و دولت کی ہوس میں مبتلا ہوں گے ان کا آخری مقام جہنم ہوگا۔

اس کے بعد اساتذہ سورہ التکاثر اور الھمزہ بالترتیب بچوں کو ایک ایک آیت بمعہ ترجمہ پڑھائیں اور اس کو بار بار دہرائیں تاکہ بچے ذہن نشین کر سکیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سورتوں میں کن لوگوں کو خبردار کیا ہے؟

۲۔ دولت کی محبت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۳۔ بخل کے کیا معنی ہیں؟

۴۔ اللہ نے بخل کرنے والے کو برا کیوں کہا ہے؟

اس سلسلے میں آپ حاصلِ سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ چوری، ڈاکہ، غیبت، چغل خوری، اغوا، قتل و غارت، بخل، رشوت، کسی پر جھوٹا الزام لگانا، طعنہ دینا وغیرہ وہ برائیاں ہیں جو آجکل ہمارے معاشرے میں بہت عام ہیں اور ہم ان کو برا نہیں سمجھتے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ بخل کو اس لیے پسند نہیں کرتا کیوں کہ کنجوس آدمی کو اپنے مال اور چیزوں کو جمع کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ اپنے مال سے بہت محبت کرتا ہے اور کسی ضرورت مند کو نہیں دیتا، نہ اللہ کے بتائے ہوئے طریقے پر خرچ کرتا ہے۔

۳۔ ناجائز طریقے سے حاصل کی ہوئی دولت حلال ہی نہیں ہوتی اس لیے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر بھی قبول نہیں ہوتی۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہ ہمارے لیے آزمائش بھی ہیں۔ اگر ہم اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کے شکر گزار رہوں، ان پر اپنا حق نہ سمجھیں اور دوسرے ضرورت مند لوگوں کو ان نعمتوں میں شریک رکھیں تو ہم اس آزمائش سے عہدہ برآں ہو سکتے ہیں۔

سرگرمی

بچوں کو دونوں سورتیں ان کا مفہوم اور ترجمہ ذہن نشین کرائیے۔ اس کے لیے ان سورتوں کو بار بار دہرائیے۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

عملی کتاب:

مشق الف میں سورہ الھمزہ کے عربی الفاظ کے اردو معنی ہیں۔ تاکہ بچے اس سورہ کا مطلب با آسانی سمجھ سکیں۔

مشق ب میں مشق الف کی مدد سے سورہ الھمزہ کا ترجمہ مکمل کرنا ہے۔

مشق ج میں سورہ التکاثر کے عربی الفاظ کے اردو معنی ہیں۔ تاکہ بچے اس سورہ کا مطلب با آسانی سمجھ سکیں۔

مشق د میں مشق ج کی مدد سے سورہ التکاثر کا ترجمہ مکمل کرنا ہے۔

مشق ہ کا مقصد ان دونوں سورتوں کے عربی الفاظ معنی بچوں کو ذہن نشین کرانا ہے۔

سبق ۴ : حج اور عید الاضحیٰ

مقصد

اسلام کا پانچواں رکن حج۔ اس کی اہمیت اور فرضیت سے بچوں کو آگاہ کرنا اس سبق کا بنیادی مقصد ہے اور عید الاضحیٰ کیوں اور کس واقعہ کی یاد میں منائی جاتی ہے یہ بتانا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ اسلام کا پانچواں رکن کون سا ہے؟

۲۔ لوگ مکہ کیا کرنے جاتے ہیں؟

۳۔ ہم کون سے دو اسلامی تہوار مناتے ہیں؟

۴۔ عیدالفطر کے بعد ہم کون سی عید مناتے ہیں؟ وغیرہ

وضاحت:

حج اسلام کا پانچوں رکن ہے۔ یہ بھی مالی عبادت ہے اور اس کے لیے انسان کا صحتمند ہونا بھی ضروری ہے۔ حج کے معنی ہیں 'کسی با عظمت چیز کی طرف جانے کا ارادہ کرنا'

اس سبق میں حج اور عیدالاضحیٰ کو ایک ساتھ اس لیے کیا گیا ہے کیوں کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں۔

حج اور عیدالاضحیٰ دونوں حضرت ابراہیمؑ اور ان کے خاندان کی قربانیوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ کہ کس طرح وہ اپنی بیوی اور چھوٹے سے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو اللہ کے حکم پر عرب کے ایک ریگستان میں چھوڑ آئے۔ جب حضرت اسماعیلؑ بھوک اور پیاس کی شدت سے رونے لگے تو ان کی والدہ حضرت بی بی حاجرہ پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان ڈوریں۔ پھر اللہ کے حکم سے وہاں پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا جو کہ آج تک جاری ہے اور زم زم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ لاکھوں مسلمان حج سے واپسی پر یہ پانی اپنے ساتھ تبرکاً لاتے ہیں۔ (مزید تفصیلات کتاب سے بتائیے)

پھر اللہ کے ہی حکم پر حضرت ابراہیمؑ مکہ آئے اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔

اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا کہ اللہ ان کو اپنے پیارے بیٹے کی قربانی کا حکم دے رہا ہے۔ جب انہوں نے حضرت اسماعیلؑ کو خواب کے بارے میں بتایا تو وہ بخوشی اس کے لیے تیار ہو گئے اور اپنے والد سے کہا کہ اللہ نے آپ کو جو حکم دیا ہے اس کو پورا کیجیے۔ اس طرح دونوں باپ اور بیٹا اس امتحان میں بھی سرخرو ہوئے۔ (تفصیلات کتاب سے بتائیے)

اوپر بتائے گئے واقعات کی یاد میں ہر سال لاکھوں مسلمان مکہ اور اسکے اطراف کے مقامات میں ایک مخصوص بتائے گئے طریقے سے حج ادا کرتے ہیں جن کو مناسک حج کہا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانی اور ان کا اپنا حکم ماننا اتنا پسند آیا کہ اللہ نے اس کو مناسک حج میں شامل کر دیا۔ اللہ کو صرف ان کا ارادہ دیکھنا تھا کہ وہ کتنا پختہ ہے جیسے ہی حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری پھیرنی چاہی اس جگہ ایک مینڈھا آ گیا۔ (تفصیلات کتاب سے بتائیے)

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

حج

ہر سال لاکھوں مسلمان حج ادا کرنے خانہ کعبہ جاتے ہیں۔ حج مختلف مراحل میں ادا کیا جاتا ہے جس کو مناسک حج کہتے ہیں۔

احرام میں لباس اور وہ تمام باتیں شامل ہیں جن کا حج کے دوران حاجی کو خیال رکھنا
ہوتا ہے۔(تفصیلات کتاب سے بتائیے)

اس کے بعد بچوں کو مناسک حج کے بارے میں تفصیلاً بتائیے۔ کتاب میں ۷ ذی الحجہ
سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ تک کے مناسک نہایت جامع اور مختصراً بتائے گئے ہیں۔
(کتاب سے وضاحت کیجیے)

عیدالاضحیٰ حضرت ابراہیمؑ کی اس عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جس میں وہ اپنے پیارے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ عیدالاضحیٰ ۱۰ ذی الحجہ سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک منائی جاتی ہے۔ یہ مسلمانوں کا دوسرا بڑا اسلامی تہوار ہے۔

اس عید میں اللہ کے نزدیک سب سے مقبول عمل قربانی ہے۔(کتاب سے وضاحت کیجیے)

قربانی کس پر فرض ہے؟

کن کن جانوروں کی قربانی جائز ہے؟

ذبیحہ (قربانی کے جانور) کی عمریں کیا ہونی چاہیے؟

ان کی صحت کیسی ہونی چاہیے؟

قربانی کے جانور کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

قربانی کے گوشت کے کس جانور کے کتنے حصے ہو سکتے ہیں؟

ان سب باتوں کی وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً۔

۱۔ حضرت ابراہیمؑ کون تھے؟

۲۔ اللہ کے حکم سے آپؑ اپنی بیوی اور بیٹے کو کہاں چھوڑ کر آئے؟

۳۔ زم زم کیا ہے؟

۴۔ حج کہاں ادا کیا جاتا ہے؟

۵۔ مناسک حج کیا ہیں؟

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

۶۔ احرام کیا ہے؟

۷۔ حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں کیا دیکھا؟

۸۔ ہم عیدالاضحیٰ کس واقعہ کی یاد میں مناتے ہیں؟

۹۔ ذبیحہ کس کو کہتے ہیں؟

۱۰۔ قربانی کے گوشت کو کتنے حصوں میں تقسیم کرنا چاہیے؟ وغیرہ

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ اللہ سے محبت اور اللہ کے حکم کو پورا کرنے کے جذبے نے حضرت ابراہیمؑ کو شیطان کے بہکاوے میں آنے سے باز رکھا اور وہ اپنے فیصلے پر ثابت قدم رہے۔

۲۔ ہم پر آزمائشیں اور تکالیف ایک طرح سے ہمارا امتحان ہوتی ہیں اور ہم سے کچھ نہ کچھ سیکھتے ہیں۔ اسی وقت پتہ چلتا ہے کہ انسان اللہ کے احکام کا پابند ہے یا نہیں اور وہ اللہ سے کتنی محبت کرتا ہے۔ اگر ہم مشکل اور تکلیف میں صبر اور اللہ کا شکر کرتے ہیں تو وہ ہم کو بہت سارے ثواب سے نوازتا ہے۔

۳۔ حج حضرت اسماعیلؑ اور ان کے کنبے پر جو آزمائشیں آئیں ان کی یاد میں کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس دوران آپؑ اور آپ کے کنبے کے افراد جہاں جہاں گئے اور قیام کیا وہ مکہ شہر کے اردگرد کی جگہیں تھیں۔ اس لیے حج کے مناسک بھی مختلف جگہوں پر جا کر ادا کئے جاتے ہیں۔

۴۔ حج مساوات کا درس اس طرح دیتا ہے کہ ہر حاجی کا لباس ایک جیسا ہوتا ہے چاہے وہ کتنا ہی امیر ہو یا غریب، سب کو ایک جیسے مناسک ادا کرنے ہوتے ہیں اس میں چھوٹے بڑے، امیر غریب، کالے گورے، پڑھے لکھے اور ان پڑھ کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔

۵۔ حج کرنے کے بعد ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ ہر قسم کے گناہوں سے دور رہنے کی کوشش کر اور جو اللہ کے احکامات ہیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اگر پہلے نہیں کرتے تھے تو اب کریں

سرگرمی

ان جگہوں کا خاکہ بنانے میں بچوں کی مدد کیجیے جہاں حاجی حج کے دوران جاتے ہیں تاکہ بچے اس سرگرمی میں دلچسپی سے حصہ لیں۔ اور ان جگہوں کے بارے میں صحیح معلومات ذہن نشین کر سکیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں خالی جگہ پر کرنی ہیں اس طرح بچے حج کے بارے میں دی گئی بنیادی معلومات کو دہرا سکیں گے۔

مشق ب اور ج بچوں کو مناسک حج اور ان مناسک کو ادا کرنے کے طریقے کے یاد کرانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

مشق د اور ہ قربانی کے جانوروں کے بارے میں معلومات ذہن نشین کرانے میں معاون ثابت ہوگی۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق ۵ : مسجد

مقصد

اس سبق کا مقصد مسجد اور اس کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرنا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ اذان کون دیتا ہے؟

۲۔ موذّن کہاں ہوتا ہے؟

۳۔ ہم نماز پڑھنے کہاں جاتے ہیں؟ وغیرہ

وضاحت:

مسلمانوں کی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں جس کے معنٰی ہیں سجدہ کرنے کی جگہ۔

مسلمانوں کی سب سے پہلی عبادت گاہ یعنی مسجد 'مسجد قباء'۔ قباء مدینے سے کچھ فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔ جب آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو اس مقام پر کچھ دن قیام فرمایا اور اس مسجد کی تعمیر کی۔ (کتاب سے مزید وضاحت کیجیے)

مسجد کی طرز (بناوٹ) سنت اور روایات کی حامل ہیں۔ سنت کے لحاظ سے دیکھا جائے تو مسجد نبوی کے اوصاف یعنی محراب، گنبد، منبر
ایک بڑا دالان ہر مسجد کا لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد میں مینار بھی بنائے جاتے ہیں۔ یہ روایات کا حصہ ہیں۔

اس کے بعد مینار

محراب

منبر

نماز کا ہال

گنبد

وضو کرنے کی جگہ

اور اس کے علاوہ کچھ اور بنیادی خصوصیات کی کتاب کی مدد سے وضاحت کیجیے۔

حرمت اور بنانے کے آداب

مسجد کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے اور اس کی حرمت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس لیے مسجد کی تعمیر میں ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
مسجد جائز جگہ پر تعمیر کی جائے یعنی جس سے خریدی ہو اس نے بخوشی بیچی ہو یہ نہ ہو کہ زور اور زبردستی سے حاصل کی گئی ہو۔
جس پیسے سے مسجد کی زمین خریدی جائے وہ جائز اور حلال ہو۔
(مزید وضاحت کتاب سے کیجیے)

انتظام

مسجد کے سربراہ کو امام کہتے ہیں۔ ان کی ذمہ داریوں میں پانچ وقت کی نماز پڑھانا اور جمعہ کی نماز پڑھانا شامل ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کے مسائل شریعت کی روشنی میں حل کرنا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ (وضاحت کتاب سے کیجیے)

آداب

مسجد میں لباس کی بناوٹ کا خیال رکھنا چاہیے۔ لباس ایسا ہونا چاہیے جس سے آپ کی ستر پوشی ہو۔ مسجد میں طہارت کا بہت اہتمام کرنا چاہیے۔ صاف ستھری حالت میں مسجد میں جائیں تاکہ کسی کو ناگواری نہ ہو۔
خاموشی مسجد کے تقدس کا ضروری حصہ ہے۔ یہاں دل و دماغ کا یکسو ہونا بہت ضروری ہے۔
(مندرجہ بالا کو تفصیلاً کتاب سے واضح کیجیے)

اس کے بعد مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا، اس کی برکتیں اور کچھ اور ضروری معلومات کو کتاب میں جگہ دی گئی ہے ان کی وضاحت کر کے سبق مکمل کیجیے۔

LearningWell (Pvt) Ltd. www.learningwell.pk

بعداز درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً۔

۱۔ مسجد کو کس کا گھر کہا جاتا ہے؟

۲۔ مسجد کے لازمی جز و کیا ہیں؟

۳۔ دنیا کی سب سے پہلی مسجد کون سی ہے اور یہ کہاں واقع ہے؟

۴۔ مسجد کی حرمت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

۵۔ امام کون ہوتے ہیں؟

۶۔ امام کی کیا کیا ذمہ داریاں ہیں؟

اس سلسے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ مسجد کو اللہ کا گھر اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ یہاں صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہوتی ہے۔ مسلمان دن میں پانچ دفعہ اللہ کے سامنے حاضری دیتے ہی ہیں اس کے سامنے جھکتے ہیں اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

۲۔ پہلے کی مسجدوں میں مینار نہیں ہوا کرتے تھے۔ اس کا اضافہ بعد میں مسجدوں میں کیا گیا ہے۔ مینار پہلے مسجد کے چاروں کونوں پر ہوا کرتے تھے لیکن آج کل نماز کے ہال کے دونوں طرف بنائے جاتے ہیں۔ پرانے زمانے میں مؤذن اس پر چڑھ کر اذان دیا کرتا تھا لیکن آج کل اس میں لاؤڈ اسپیکر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔

۳۔ لوگ اگر باقاعدگی سے مسجد جائیں تو معاشرے میں بھلائی پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ لوگوں کو ایک ساتھ بیٹھنے اور ایک دوسرے کے حالات جاننے کا موقع ملے گا۔ جب لوگ دن میں پانچ دفعہ آپس میں ملیں گے تو ایک دوسرے کی مشکلات اور مسائل، خوشی، غمی کا پتہ چلے گا اور لوگ دوسروں کی خوشی، غمی میں شریک ہوں گے اور ایک دوسرے کی محبت اور خیال پیدا ہوگا۔ اور اس طرح معاشرے میں بھلائی پیدا ہوگی۔

سرگرمی

بچوں کی رہنمائی کیجیے تاکہ وہ صحیح خاکہ بنا سکیں اور فرق واضح کر سکیں۔

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا اور اس کا ترجمہ لکھنا ہے۔

مشق ب میں مسجد کے مختلف حصوں کے بارے میں لکھنا اور ان کی تصاویر بھی بنانا ہے۔

مشق ج مسجد کی تعمیر کے بارے میں ہیں۔

مشق ہ میں سوالات کے جوابات لکھنے ہیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق ۶ : انسان کامل

مقصد

اس سبق میں حضور اکرم ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت سے لے کر وصال تک کے واقعات کو مختصراً انداز میں بہت آسان الفاظ لیکن جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے تا کہ بچوں کو سمجھنے میں آسانی ہو اور ان کی دلچسپی قائم رہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ آپ ؐ کی نبوت پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں کون کون لوگ شامل تھے؟

۲۔ آپ ؐ نے کس پہاڑ پر چڑھ کر قریش کو دین اسلام کی دعوت دی؟

۳۔ حضور اکرم ؐ نے کس سال کو غم کا سال کہا اور کیوں؟

۴۔ قریش کے بائیکاٹ کے دوران بنو ہاشم کہاں رہے؟

۵۔ یہ بائیکاٹ کتنے سال چلا؟

۴۔ آپ ؐ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کیوں کی؟

وضاحت:

اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کا مکہ سے مدینہ ہجرت کرنا ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔ اس کے بعد اسلام کو عروج حاصل ہوا اور صرف دس سال میں پورے عرب میں اسلام پھیل چکا تھا۔ آپ ؐ نے یکم ربیع الاول، ۱ ہجری کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ روانہ ہوئے۔

آٹھ دن کے سفر کے بعد مدینہ کے قریب ایک جگہ قبا پہنچے۔ اور یہاں مسجد قبا تعمیر کی اور نماز ادا کی۔ یہ پہلی مسجد تھی جو آپ ؐ نے تعمیر کی۔

مدینہ پہنچنے سے پہلے مدینہ کے قریب ایک مضافاتی علاقے میں رک کر نماز جمعہ ادا کی اور خطبہ دیا۔ اس نماز میں ایک سو اہل مدینہ شریک تھے۔

اس کے بعد آپ ؐ مدینہ پہنچے اور حضرت ابوایوب انصاری کے گھر قیام کیا۔

(تفصیلات کی کتاب کی مدد سے وضاحت کیجیے)

مسجد نبوی کی تعمیر

مدینہ پہنچنے کے بعد آپ ؐ نے ایک مسجد کی تعمیر ضروری سمجھی اور اس کے لیے وہ جگہ منتخب کی جہاں مدینہ پہنچ کر آپ ؐ کی اونٹنی سب سے پہلے بیٹھی تھی۔ یہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی۔ آپ ؐ نے ان سے یہ زمین خریدی اور آپ ؐ کے کہنے پر اس کی رقم حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ادا کی۔ اور پھر آپ ؐ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر اس کی تعمیر شروع کی۔

مواخات

مہاجرین جو مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے اپنا سب کچھ وہیں چھوڑ آئے تھے۔ ان کے پاس نہ رہنے کا کوئی ٹھکانہ تھا نہ رزق حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ اور نہ روپیہ پیسہ۔ اور یہ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا جو آپ ؐ نے مواخات (بھائی چارہ) کے ذریعہ حل کیا۔ یعنی آپ ؐ نے ایک مہاجر اور ایک انصار کی جوڑی بنا دی۔ یہ مواخات ہجرت کے پانچ ماہ بعد ۴۵ مہاجرین اور ۴۵ انصار کے درمیان ہوئی۔ اور مدینہ کے انصار نے مکہ کے مہاجرین کی اپنی استطاعت سے بڑھ کے مدد کی۔

(مزید تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

میثاق مدینہ

میثاق مدینہ ایک دستور تھا۔ اس میں ۵۸ نکات تھے۔ یہ دنیا کا پہلا تحریری دستور تھا جو اس نئی اسلامی مملکت کا آئین بنا۔ اور اس مملکت کے

حکمران حضرت محمد ﷺ تھے۔
ان نکات (کتاب کی مدد لیجیے) کے علاوہ بھی اس دستور میں اخلاقی قواعد اور ضوابط دیے گئے تھے جن کی سب کو پابندی کرنی تھی۔
غزوہ بدر
غزوہ بدر ہجرت کے دوسرے سال ۱۷ رمضان المبارک بروز جمعہ واقع ہوا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی جنگی قوت ۳۱۳ افراد، دو گھڑ سوار اور باربرداری کے ۷۰ اونٹوں پر مشتمل تھی۔ اس کے مقابلے میں قریش کے پاس ۹۰۰ پیادہ لڑاکے، ۱۰۰ گھڑ سوار لڑاکے اور باربرداری کے ۷۰۰ اونٹ تھے۔ لیکن اس کے باوجود انفرادی لڑائی اور عام لڑائی دونوں میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ ابوجہل بھی اسی لڑائی میں مارا گیا۔ اور قریش کا آسانی سے جنگ فتح کرنے کا خیال خام ثابت ہوا۔ یہ فتح عرب میں مسلمانوں کی کلی فتح کا نکتۂ آغاز ثابت ہوا۔
(باقی کی تمام تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)
غزوہ احد
قریش بدر میں اپنی ناکامی پر بہت ہی غصے میں تھے لہٰذا انہوں نے فوراً ہی مسلمانوں پر دوبارہ حملے کی تیاری شروع کر دی اور ابوسفیان کی سربراہی میں تین ہزار کا لشکر لے کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔
اس جنگ میں مسلمانوں کی جنگی تعداد صرف سات سو مجاہدین پر مشتمل تھی۔ اس جنگ میں حضور اکرمؐ بھی زخمی ہوئے۔ آپؐ کو پتھر لگا جس سے پیشانی پر گہرا گھاؤ آیا اور ایک دندان مبارک بھی شہید ہوا۔
(تمام تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)
غزوہ خندق
کفار مکہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور طاقت سے خائف تھے۔ اور ان کو ڈر تھا کہ مسلمان ان پر غلبہ پا لیں گے اور حاوی ہو جائیں گے۔ مکہ کے سارے قبائل نے مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ کا سوچا اور یہودی قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور ابوسفیان دس ہزار پیدل فوج اور چھ سو گھڑ سواروں کا لشکر لے کر جنگ کے لیے نکلا
جب حضور اکرمؐ کو اطلاع ملی کہ کفار جنگی لشکر لے کر جنگ کرنے کی غرض سے آ رہے ہیں تو آپؐ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا اور مدینہ کے اندر رہ کر جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت سلیمان فارسیؓ کے مشورہ پر مدینہ کے چاروں طرف خندق کھودی گئی۔ خوراک اور دیگر ضروری اشیاء کا ذخیرہ مدینہ شہر کے اندر کر لیا گیا تاکہ کسی کو شہر سے باہر نہ جانا پڑے۔
کفار کا لشکر خندق عبور نہ کر سکا اور ایک مہینہ تک مدینہ کا محاصرہ کیا۔ چھوٹی موٹی جھڑپیں ہوئیں لیکن باقاعدہ جنگ نہ ہوئی۔ مسلمانوں کو کوئی مشکل پیش نہ آئی لیکن کفار بہت سی مشکلات کا شکار ہونے لگے۔ ایک رات بہت تیز طوفان آیا اور قریش کے حوصلے پست ہو گئے۔ اور وہ بچا کچا سامان لے کر چلے گئے۔
(مزید تفصیل کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

LearningWell (Pvt) Ltd. www.learningwell.pk

عمرہ کے لیے روانگی

مکہ سے ہجرت کے بعد چھ سالوں میں مسلمان اور قریش میں تین بڑے اور متعدد چھوٹے غزوات ہوئے جن میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ مکہ میں عمرہ ادا کر رہے ہیں چناں چہ یکم ذیقعدہ ٦ ہجری کو چودہ پندرہ سو مسلمانوں کے ہمراہ عمرہ کے لیے مکہ روانہ ہوئے۔ لیکن قریش نے آپؐ اور ساتھیوں کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ آپؐ نے حضرت عثمان غنیؓ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا اور اس موقع پر بیعت رضوان ہوئی۔

صلح حدیبیہ

کفار سے بات چیت کے بعد یہ طے پایا کہ اس سال مسلمان عمرہ ادا نہیں کریں گے اور واپس چلے جائیں گے۔ اگلے سال ان کو صرف تین دن کے لیے مکہ آنے کی اجازت ہوگی تا کہ عمرہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور معاملات بھی طے پائے۔
(تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

غزوہ خیبر

خیبر مدینہ کے شمال میں ایک شہر تھا جہاں نسلوں سے یہودی آباد تھے۔ یہودی زراعت، تجارت اور اسلحہ سازی میں ماہر سمجھے جاتے تھے اور پورے عرب میں اس میں ان کو اول درجہ حاصل تھا۔ ان کے پاس بہترین ہتھیار تھے۔
خیبر میں بہت سارے قبیلے آباد تھے جو مسلمانوں کو تنگ کرتے رہتے تھے۔ اور ان کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے۔
آخر کار تنگ آکر حضور اکرمؐ محرم ٧ ہجری کو پندرہ سولہ سو مجاہدین کے ساتھ خیبر والوں کی سرکوبی کے لیے نکلے۔ مقابلے میں کفار کی دس ہزار لڑاکوں کی فوج تھی۔
ان کے آٹھ قلعے تھے۔ سب سے بڑے قلعہ کا نام قموص تھا اور اس کا کمانڈر مرحب تھا جس کی دھاک پورے عرب میں بیٹھی ہوئی تھی۔ قموص کے علاوہ سب قلعے آسانی سے فتح ہو گئے۔ حضرت علیؓ کا مقابلہ مرحب سے ہوا اور آپؓ نے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر کے اس کو جہنم واصل کیا۔ آپؐ نے فتح خیبر پر حضرت علیؓ کو اسداللہ (اللہ کے شیر) کا لقب دیا۔
(مزید تفصیل کے لیے کتاب کی مدد لیجیے)

فتح مکہ

٨ ہجری میں قریش کے ایک ساتھی قبیلے نے صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کے ایک قبیلے کے چند سوتے ہوئے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ آنحضرتؐ کے حکم پر مسلمانوں نے مکہ فتح کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔

۱۰رمضان ۸ہجری کو حضور اکرم ﷺ کی قیادت میں دس ہزار مسلمانوں کا لشکر مکہ کی طرف روانہ ہوا۔اور مکہ سے قریب ایک مقام مرّ الظہران پر تمام مسلمانوں نے آپؐ کے حکم پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر پڑاؤ ڈالا۔رات کو جب روشنی کے لیے آگ روشن کی گئی تو دشمن نے دیکھا کہ اتنے بڑے علاقے میں آگ روشن ہے اوران کا لشکر کتنا بڑا ہے۔وہ اتنے خوفزدہ ہوگئے کہ ان میں لڑائی کی ہمت ہی نہ رہی۔ ۱۷رمضان ۸ہجری کو رسول اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے جہاں سے ان کو کچھ سال پہلے نکالا گیا تھا اور سب سے اہم بات کہ مکہ بغیر کسی لڑائی کے فتح ہوگیا۔

(باقی تمام تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

حجتہ الوداع

۱۰ہجری میں آپؐ نے حج کا ارادہ کیا۔لوگ جوق در جوق آپؐ کے ساتھ حج کرنے کے لیے آئے۔آپؐ پہلا اور آخری حج ادا کیا اس لیے اس کو حجتہ الوداع کہا جاتا ہے۔یہاں آپؐ نے ایک خطبہ دیا جو رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔

(باقی تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

سفر آخرت

۱۱ہجری ۲۹صفر، آپؐ کے سر میں شدید درد ہوا اور بہت تیز بخار چڑھا اور آپؐ کی طبعیت بہت خراب ہوگئی۔اس حالت میں بھی گیارہ دن تک آپؐ نے مسجد جا کر نماز پڑھائی۔لیکن جب طبعیت اتنی خراب ہوئی کہ غشی طاری ہونے لگی اور بالکل طاقت نہ رہی تو آپؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہدایت کی کہ وہ نماز پڑھائیں۔اوراس کے بعد چوتھے دن، بروز پیر،۱۲ربیع الاول،۱۱ہجری، ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔آپؐ کا روضہ مبارک مسجد نبوی میں ہے۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔مثلاً۔

۱۔ آپؐ نے سب سے پہلی مسجد کہاں بنائی؟

۲۔ مدینہ ہجرت کے بعد آپؐ کی اونٹنی کس کے گھر کے آگے رکی؟

۳۔ آپؐ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے جگہ کا انتخاب کیسے کیا؟

۴۔ مسجد نبوی کی زمین کی قیمت کس نے ادا کی؟

۵۔ غزوہ بدر کب پیش آیا؟

۶۔ غزوہ بدر کے بعد کون سا غزوہ ہوا اور کتنے عرصے بعد؟

۷۔ غزوہ خندق میں خندق کس کے مشورے پر کھودی گئی؟

۸۔ ہجرت کے بعد آپؐ نے عمرہ کا ارادہ کب کیا؟

۹۔ غزوہ خیبر میں مسلمانوں نے کتنے قلعے فتح کیے؟

۱۰۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو کیا لقب دیا؟

۱۱۔ فتح مکہ کی خاص بات کیا تھی؟

۱۲۔ آپؐ نے اپنا پہلا اور آخری حج کب کیا؟

۱۳۔ آپؐ کا وصال کب اور کس تاریخ کو ہوا؟

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ آپؐ کو مشکلات اور تکالیف کا سامنا اس لیے کرنا پڑا تا کہ ہم اس سے سبق حاصل کر سکیں اور یہ سمجھ سکیں کہ آپؐ بھی ایک انسان تھے اور مشکلات اور پریشانیاں آپؐ کے لیے بھی تھیں لیکن آپؐ نے اللہ کا راستہ نہ چھوڑا اور اس آزمائش پر پورے اترے اور اللہ نے آپؐ کو سرخرو کیا۔ ہم کو بھی تکلیف اور پریشانی میں اللہ کی طرف رجوع ہونا چاہیے اور اپنے نبیؐ کے بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔

۲۔ آپؐ کے مواخات کرانے سے یہ فائدہ ہوا کہ مہاجر اور انصار آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور ان میں آپس میں محبت اور ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ پیدا ہوا۔

۳۔ غزوہ بدر کو اسلام کی فتح کا نقطۂ آغاز اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ اس کے بعد مسلمانوں کو ہر جنگ میں کامیابی حاصل ہوئی۔

۴۔ غزوہ احد میں مسلمانوں کو اس لیے نقصان اٹھانا پڑا کیوں کہ حضور اکرمؐ نے ایک پہاڑی پر جن لوگوں کو جگہ نہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا انہوں نے آپؐ کی اجازت کے بغیر اپنی جگہ چھوڑ دی تھی۔

۵۔ یہ خطبہ ہمارے لیے اس لیے مشعل راہ ہے کہ اس میں جو کچھ بھی آپؐ نے فرمایا وہ ہر زمانے پر پورا اترتا ہے اور ہر دور اور وقت کے لوگ اس سے ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔

۶۔ آپؐ نے فتح مکہ کے بعد مشرکین کو اس لیے معاف کیا کہ اللہ کو بدلے کی قوت رکھتے ہوئے معاف کر دینا بہت پسند ہے۔ اور

معاف کرنا اللہ کی صفت ہے۔

سرگرمی

اس سرگرمی کو انجام دینے کے لیے بچوں کو سبق کے وہ حصے دہروایے جو اس کے لیے مدد گار ثابت ہوں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کرسکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف تا ہ مختلف طریقوں سے ان تمام اہم اور بنیادی باتیں بچوں کو ذہن نشین کرانے میں مدد گار ثابت ہوگی جن کا جاننا بچوں کے لیے ضروری ہے تاکہ اس سبق کا مقصد پورا ہو سکے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

سبق ۷: خلفائے راشدین

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو خلفائے راشدین کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ آپ نے پچھلی کلاس میں کن دو خلفاء راشدین کے بارے میں پڑھا تھا؟

۲۔ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ کون تھے؟

۳۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا لقب کیا تھا؟

۴۔ حضرت ابوبکرؓ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

۵۔ آپؐ نے حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کی دعا کیوں کی؟

وضاحت:

حضرت عثمان غنیؓ

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنیؓ تھے۔آپؓ مکہ میں پیدا ہوئے۔آپ کا تعلق مشہور قبیلہ بنوامیّہ سے تھا۔آپ کے والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروی تھا اور آپؓ بھی پہلے دو خلفاء کی طرح لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔آپؓ عمر میں حضور اکرم ﷺ سے کچھ سال چھوٹے تھے۔

اس زمانے میں عرب کے لوگ جن برائیوں میں مبتلا تھے آپؓ ان سے پاک تھے۔آپؓ نہایت نیک شریف محنت کرنے والے اور ایمان دار تھے اور آپ کا شمار بہت اچھے تاجروں میں ہوتا تھا۔

اسلام لانے والے مردوں میں آپ چوتھے نمبر پر تھے۔آپؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اور اسلام کی خاطر کئی بار اپنا گھر بار چھوڑا۔

(کتاب کی مدد سے وضاحت کیجیے)

آپ بہت پیسے والے اور بہت بڑے دل کے مالک تھے اور اللہ اور اسلام کی راہ میں بے دھڑک پیسہ خرچ کیا کرتے تھے۔جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے تو پانی کی قلت ہوگئی اس موقع پر آپ نے ایک کنواں کئی ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔آپؓ کی اس فیاضی پر حضور اکرم ﷺ نے آپ کو 'غنی' کا لقب دیا اور ساتھ میں جنت کی بشارت بھی دی۔

(آپؓ کی فیاضی کے مزید واقعات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

آپؓ کا لقب 'ذوالنورین' بھی تھا (یعنی دو نور والا) کیوں کہ آپؓ کا نکاح دو صاحبزادیوں سے ہوا۔

(تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

بیعت رضوان آپؓ کی زندگی کا ایک بہت اہم واقعہ ہے۔جو ہجرت کے بعد جب حضور اکرم پہلی بار عمرہ کرنے مکہ گئے تو پیش آیا۔حضور اکرم ﷺ نے لوگوں سے بیعت لی اور آپؓ کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے آپؐ نے اپنا دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیا اور کہا 'یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے' اور حضرت عثمان کی طرف سے خود بیعت کی۔یہ اعزاز کسی اور مسلمان کو حاصل نہیں ہوا۔

(بیعت کیوں لی گئی، تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

حضرت عمر فاروقؓ کے انتقال کے بعد آپؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔آپؓ تقریباً بارہ سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے اور اس دوران اسلامی ریاست میں خوشحالی کا دور دورہ ہوا۔

حضرت عثمان غنیؓ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن پاک کو ایک مصحف پر جمع کرنا ہے۔آپؓ نے حضرت حفصہؓ کے پاس محفوظ قرآن پاک

LearningWell (Pvt.) Ltd. www.learningwell.pk

کے نسخے کی سات نقلیں تیار اور ایک ایک نسخہ مکہ، مدینہ، شام، یمن، بحرین، کوفہ اور بصرہ بھجوایا تا کہ سب کے پاس ایک مصحف (ایک قرآن ہو۔

آپ کے دورِ خلافت میں اسلامی بحری بیڑہ تشکیل دیا گیا جس کی وجہ سے کئی ممالک فتح ہوئے۔

آپؓ کے دورِ خلافت میں بہت سارے ترقیاتی کام بھی ہوئے جیسے پانی کی نہریں کھدوائیں گئی۔

مساجد تعمیر ہوئیں۔

(تفصیلات اور وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

آپ کے دورِ خلافت کے چھٹے سال سے آپؓ کے خلاف اختلافات شروع ہو گئے جو بغاوت کی شکل اختیار کر گئے اور بالآخر خلافت کے بارہویں سال باغی مدینے پہنچ گئے اور ۱۸ ذی الحجہ کو حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

آپؓ اپنی خوش خلقی، شرم و حیا، دانائی، تقوی اور تواضع میں بہت مشہور تھے۔ آپؓ ایک نہایت رحمدل، مہربان، شفیق اور سب سے بڑھ کر عدل و انصاف کرنے والے خلیفہ تھے۔ آپ نے اپنے مال و دولت سے اسلام اور مسلمانوں کی بہت خدمت کی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے انتقال کے بعد آپؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ آپؓ تقریباً بارہ سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے اور اس دوران اسلامی ریاست میں خوشحالی کا دور دورہ ہوا۔

حضرت عثمان غنیؓ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن پاک کو ایک مصحف پر جمع کرنا ہے۔ آپؓ نے حضرت حفصہؓ کے پاس محفوظ قرآن پاک کے نسخے کی سات نقلیں تیار اور ایک ایک نسخہ مکہ، مدینہ، شام، یمن، بحرین، کوفہ اور بصرہ بھجوایا تا کہ سب کے پاس ایک مصحف (ایک جیسا) قرآن ہو۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

آپ کے دورِ خلافت میں اسلامی بحری بیڑہ تشکیل دیا گیا جس کی وجہ سے کئی ممالک فتح ہوئے۔

آپؓ کے دورِ خلافت میں بہت سارے ترقیاتی کام بھی ہوئے جیسے پانی کی نہریں کھدوائیں گئی۔

مساجد تعمیر ہوئیں۔

(تفصیلات اور وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

آپ کے دورِ خلافت کے چھٹے سال سے آپؓ کے خلاف اختلافات شروع ہو گئے جو بغاوت کی شکل اختیار کر گئے اور بالآخر خلافت کے بارہویں سال باغی مدینے پہنچ گئے اور ۱۸ ذی الحجہ کو حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

آپؓ اپنی خوش خلقی، شرم و حیا، دانائی، تقوی اور تواضع میں بہت مشہور تھے۔ آپؓ ایک نہایت رحمدل، مہربان، شفیق اور سب سے بڑھ کر عدل و انصاف کرنے والے خلیفہ تھے۔ آپ نے اپنے مال و دولت سے اسلام اور مسلمانوں کی بہت خدمت کی۔ آپ نے اپنے کردار اور عمل سے مسلمانوں کی بہت خدمت کی۔ آپؓ کا شمار عشرہ مبشرین میں ہوتا ہے۔

حضرت علیؓ

اسلامی ریاست کے چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ تھے جو حضور اکرمؐ کے چچازاد بھائی تھے۔آپؓ کے والد کا نام ابوطالب تھا۔آپ کا تعلق بھی قریش کے ایک ذیلی قبیلہ بنو ہاشم سے تھا جس کے سردار حضرت عبدالمطلب تھے جو آنحضرتؐ کے اور آپؓ کے دادا تھے۔

آپؓ صرف دس سال لے تھے جب حضور اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی اور بچوں میں سب سے پہلے آپؓ نے قبول کیا تھا۔جب آپؓ دو سال کے تھے تب سے ہی آنحضرتؐ نے آپ کو اپنی سرپرستی میں لے لیا تھا۔

(تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

آپؓ حضور اکرمؐ کے وصال تک تقریباً ستائیس (۲۷) سال حضور اکرمؐ کے ساتھ رہے اور اسلام کو فروغ دینے کی کوششوں میں مصروف رہے۔آپؓ نے ہر مشکل وقت میں حضور اکرمؐ کا ساتھ دیا۔جس کی ایک مثال ہجرت مدینہ کے وقت کی ہے۔

(مکمل تفسیل کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

آپؓ کو ایک اعزاز یہ بھی حاصل ہے کہ آپؓ حضور اکرمؐ کے داماد (حضرت فاطمہؓ کے شوہر) تھے اور آپؓ کو اللہ نے حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ جیسے فرزند عطا کیے۔

آپؓ نے غزوہ تبوک کے علاوہ ہر غزوہ میں حصہ لیا اور اپنی شجاعت اور بہادری سے بہت سے کارنامے سرانجام دیے۔غزعہ خیبر میں فتح یاب ہونے پر حضور اکرمؐ نے آپؓ کو 'اسداللہ' یعنی اللہ کے شیر کا خطاب دیا۔

(تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

حضرت علیؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ، ہر خلیفہ کے دور میں ان معاون رہے۔

آپؓ کے دور میں باغی جماعتوں کی وجہ سے بہت حالات خراب ہوئے اور پہلی دفعہ باغیوں کی سازشوں کا شکار ہو کر مسلمان آپس میں لڑ پڑے۔

(تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

آپؓ بہت بڑے عالم اور قرآن پاک کے مفسر تھے، بہت اچھے، بہادر اور نڈر جنگجو بھی تھے، حضور اکرمؐ اور اسلام کے بہت وفادار تھے، شرع کے بہت پابند، انصاف پسند، دنیاوی جھگڑوں سے دور رہنے والے، دوٹوک بات کرنے والے تھے۔نہ خود بے انصافی کرتے اور نہ دوسروں کے ساتھ برداشت کرتے تھے۔ان سب خصوصیات کی وجہ سے مسلمان اور غیر مسلم دونوں آپؓ کی شخصیت کی بہت تعریف کرتے تھے۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔مثلاً۔

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

۱۔ آپ نے اس سبق میں کن کن خلفاء کے بارے میں پڑھا؟

۲۔ حضور اکرمؐ نے حضرت عثمان غنیؓ کو 'غنی' کا لقب کیوں دیا؟

۳۔ کن خلیفہ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے اور کیوں؟

۴۔ بیعت رضوان کی خاص بات کیا تھی؟

۵۔ حضرت عثمانؓ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

۶۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں کیا کیا ترقیاتی کام ہوئے؟

۷۔ حضرت علیؓ اور حضور اکرمؐ میں آپس میں کیا رشتہ داری تھی؟

۸۔ جب آپؐ پر وحی نازل ہوئی اسوقت حضرت علیؓ کی کیا عمر تھی؟

۹۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپؐ نے حضرت علی کو کیا ذمہ داری سونپی؟

۱۰۔ حضرت علیؓ کن کن غزوات میں شریک ہوئے اور کیا کارنامے انجام دیے؟

اس سلسے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ یہ ہوسکتا تھا کہ ہر ایک کے پاس قرآن پاک کے مختلف نسخے ہوتے اور ان میں یکسانیت نہ ہوتی؟

۲۔ آبپاشی کے لیے نہریں کھدوائیں شہری علاقوں میں پانی کی فراہمی کے لیے کام کئے، مکہ مدینہ میں کنویں کھدوائے جدہ میں بندرگاہ بنوائی جس سے تجارت میں آسانی ہوئی خوبصورت عمارتیں اور بازار تعمیر کروائے

مسجد نبوی اور مسجد الحرام کی توسیع کروائی

۵۰۰۰ مزید مساجد کی تعمیر کروئیں۔

۳۔ حضرت عثمانؓ کی سخاوت ہمیشہ مسلمانوں کے کام آئی جس کی کچھ مثالیں یہ ہیں:

ہجرت کے موقع پر ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا۔مسجد نبوی میں جگہ تنگ ہوئی تو اس کے قریب ایک زمین خرید کے مسجد نبوی میں شامل کردی۔

غزوہ تبوک میں ایک ہزار درہم نقد، ایک ہزار اونٹ اور کئی سو گھوڑے عطیہ دیے۔

اس کے علاوہ بھی جب بھی مسلمانوں کو ضرورت پڑی انہوں نے دل کھول کر مدد کی۔

۴۔ حضرت علیؓ متنوع شخصیت کے مالک تھے یعنی ان کی شخصیت بہت سی خصوصیات کی حامل تھی۔مثال کے طور پر آپؓ بڑے عالم اور مفسر قرآن تھے، بہت بہادر اور نڈر جنگجو تھے، نہایت انصاف پسند تھے، شرع کے سخت پابند تھے، بہت متقی پرہیزگار تھے۔وغیرہ

۵۔ حضرت علیؓ کی شجاعت اور بہادری ہمیشہ اسلام کے لیے فائدہ مند ثابت ہوئی جیسے کہ غزوہ بدر میں انفرادی مقابلوں میں دشمن کے صف اول کے فوجیوں کو ہلاک کیا، غزوہ احد میں حضور اکرمؐ کی حفاظت میں پیش پیش رہنے کے علاوہ انفرادی مقابلوں میں بھی کامیابی حاصل کی۔غزوہ خیبر میں خیبر کے فوجی کمانڈر مرحب کو جہنم واصل کیا۔

سرگرمی

بچوں کو سرگرمی سے متعلق نقشہ بنوانے میں مدد کیجیے۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں سبق میں دی گئی تفصیلات کی مدد سے خالی جگہ کو پر کرنا ہے۔

مشق ب ج اور د دونوں خلفاء کے دور کے اہم کارناموں اور ان کی شخصیات سے متعلق بنیادی باتوں اور خصوصیات طلباء کو ذہن نشین کرانے میں معاون ثابت ہوں گی۔

مشق ہ میں سوالات کے جوابات کے ذریعے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکے گا کہ بچہ اس کو کس حد تک سمجھ سکا۔

سبق ۸ : انسانی زندگی کا تقدّس

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو یہ سمجھانا ہے کہ ہر انسانی زندگی کی اللہ کے نزدیک بہت اہمیت ہے۔اور ہر انسان کو امن وسکون کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کی آزادی ہے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ جب ہمارے شہر کے حالات خراب ہوتے ہیں تو آپ کو کیسا لگتا ہے؟

۲۔ کیا آپ کو اچھا لگتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے لڑیں جھگڑیں؟

۳۔ وہ کیا کیا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ہر عام شہری پریشان ہے؟

وضاحت:

ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوبصورت انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور ہمیں عقل و سمجھ دی تاکہ ہم ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا شکر بجالائیں، اس کی ہی عبادت کریں اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے باوجود بھی اکثر ہم پریشان حال رہتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمان اور اس کے بتائے ہوئے راستوں اور طریقوں کو بھلا دیا ہے۔ اور ان مصیبتوں، پریشانیوں اور تکلیفوں کے ذمہ دار ہم خود ہیں۔

ہم اپنے چھوٹے سے فائدے کے لیے بڑے بڑے جھوٹ بول جاتے ہیں جبکہ اللہ نے جھوٹ کو برائیوں کی جڑ کہا ہے۔ ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے جھگڑنا ہم نے اپنا شیوہ بنالیا ہے۔ اسلام میں انسانی زندگی کا بہت تقدس ہے مگر ہمارے یہاں ذرا سے اختلاف کی وجہ سے کسی کی بھی جان لینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا، تو بھلا ہمارے ملک میں کس طرح امن و سکون اور خوشحالی آسکتی ہے جب ہر کوئی اپنے آپ کو حق پر سمجھے۔

جو لوگ نماز، روزے کے پابند ہوتے ہیں مگر مذہب پر تھوڑا سا اختلاف ہو جائے تو اول فول بکنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پیارے نبیؐ نے اپنی برداشت اور اخلاق سے لوگوں کو مذہب کی جانب راغب کیا۔ اور لوگ ایمان لاتے رہے۔

(مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

اس کے بعد انسانی جان سے متعلق کتاب میں دی گئی آیات طلباء کو پڑھایئے اور ان کا ترجمہ بتا کر وضاحت کیجیے۔

اس کے بعد اسلام میں جان لینا کن محدود صورتوں میں جائز ہے، اس کے متعلق کتاب سے وضاحت کیجیے۔

بعد از درس

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً۔

۱۔ ہمارا مذہب ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

۲۔ ہم پر تکالیف اور پریشانیاں کس وجہ سے آتی ہیں؟

۳۔ لوگ آج کل کس کس وجہ سے ایک دوسرے کی جان لے لیتے ہیں؟

۴۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے معاشرے میں ہمارا کیا کردار ہونا چاہیے؟

۵۔ قرآن کے لحاظ سے انسانی جان کی اہمیت کا اندازہ کس بات سے لگایا جاسکتا ہے؟

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ بغیر کسی جائز وجہ کے جو کہ اسلام سے ثابت ہو، کسی کی جان لینا اسلامی لحاظ سے منع ہے کیوں کہ یہ زندگی اللہ کی طرف سے ہر انسان کے لیے ایک تحفہ ہے اور اللہ کی امانت ہے۔

۲۔ کسی بھی انسانی زندگی کو مشکل میں دیکھ کر سب سے پہلے ہمیں اس کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر ہم کسی کو زخمی دیکھیں تو اس کو جلد از جلد ہسپتال پہنچانے کی کوشش کریں۔

اگر کہیں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہو اور بات مارنے مرنے پر پہنچ گئی ہو تو آپس میں بیچ بچاؤ کرانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اگر کہیں کوئی آفت آجائے یا کوئی حادثہ ہو جائے تو وہاں جس حد تک ہو سکے سب کے ساتھ مل کر امدادی کاموں میں حصہ لینا چاہیے۔

۳۔ انسانی زندگی کی اہمیت کا اندازہ قرآن پاک کی ایک آیت سے لگایا جاسکتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے ایک انسان کو قتل کیا اس نے گویا تمام انسانیت کو قتل کی اور جس نے کسی ایک انسانی زندگی کو بچایا اس نے گویا تمام انسانیت کو بچایا۔

سرگرمی

بچوں کو سرگرمی سے متعلق غروری ہدایات دیجیے اور اخبارت سے خبروں کے انتخاب میں مدد کیجیے۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں سبق میں دی گئی تفصیلات کی مدد سے خالی جگہ کو پر کرنا ہے۔

مشق ب ان برائیوں کو واضح کرے گی جن کی وجہ سے آج کل لوگ ایک دوسرے کی جان لے رہے ہیں۔

مشق ج قرآن کے لحاظ سے انسانی زندگی کی اہمیت کو واضح کرے گی۔

مشق د ان چند صورتوں کو واضح کرے گی جن کی وجہ سے اسلام کسی کی جان لینے کی اجازت دیتا ہے۔

مشق ہ میں سوالات کے جوابات کے ذریعے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکے گا کہ بچہ اس کو کس حد تک سمجھ سکا ہے۔

سبق ۹ : کینہ و بغض

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو یہ سمجھانا ہے کہ دراصل کینہ و بغض کیا ہے اور اس کے ہماری زندگی اور شخصیت پر کیا اثرات اور نقصانات ہوتے ہیں۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ کسی کے دل میں دل میں برے خیالات رکھنا کیسی بات ہے؟

۲۔ اگر آپ کے اردگرد موجود لوگوں میں کوئی بہت خوش ہو تو آپ کو کیسا لگتا ہے؟

۳۔ حسد کیا ہے؟ اسلام میں اس سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

وضاحت:

انسان کیونکہ خطا کا پُتلا ہے اس لیے اس سے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ گناہ دو طرح کے ہوتے ہیں:

ظاہری اور باطنی۔

ظاہری گناہ جو نظر آتے ہیں۔ جیسے چوری کرنا، غیبت کرنا، رشوت لینا وغیرہ۔

باطنی گناہ جو نظر نہیں آتے مثلاً حسد، تکبر، وغیرہ۔

باطنی گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کینہ ہے یعنی دل میں کسی کے خلاف دشمنی رکھنا اور موقع دیکھ کر ظاہر کر دینا۔ اور اس سے بدلہ لینے کی ٹھان لینا۔

جو لوگ دل میں کینہ رکھتے ہیں کینہ پرور کہلاتے ہیں۔ کینہ پرور کی چند نشانیاں ہیں:

حسد کرنا، دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا، غیبت کرنا، سلام کا جواب نہ دینا، جھوٹ بولنا، دوسروں کو حقیر سمجھنا، مذاق اڑانا، حق تلفی کرنا، جب موقع ملے نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ۔

کینہ پرور کبھی خوش نہیں رہتا ہمیشہ بے سکون رہتا ہے اسی وجہ سے وہ کبھی ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو پاتا۔

(کتاب کی مدد سے وضاحت کیجیے)

اس کے بعد کتاب میں دی گئی احادیث پڑھائیں اور ان کے مفہوم واضح کیجیے۔

اس کے بعد طلباء سے کہیے کہ آپ لوگ اپنا احتساب کریں کہ ان کے دل میں کسی کی طرف سے کوئی کینہ تو نہیں۔ اگر ہے تو اللہ سے معافی مانگیں اور توبہ کریں۔

اکینہ سے بچناہ ءتو ہر ایک سے اخلاق سے پیش آئیں اگر کوئی غلط بات کرے تو اسے معاف کر دیں، ہمیشہ خوش رہیں۔

LearningWell (Pvt) Ltd.
www.learningwell.pk

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ گناہ کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

۲۔ کینہ کیا ہے؟

۳۔ کینہ پرور کون کہلاتا ہے؟

۴۔ کینہ پرور کی کیا کیا نشانیاں ہیں؟

۵۔ دل میں کینہ رکھنے سے کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

۶۔ ہم کینہ سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟

اس سلسے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ باطنی گناہوں سے بچنا زیادہ مشکل اس لیے ہے کیوں کہ وہ کسی کو نظر نہیں آتے۔ کسی کو پتہ نہیں چلتا کہ کسی کے دل میں کیا ہے اس کوئی کچھ سمجھ نہیں سکتا اور اس گناہ سے روک بھی نہیں سکتا جب تک وہ سامنے نہ آجائے۔

۲۔ کینہ پرور اس لئے خوش نہیں رہتا کیوں کہ وہ دوسروں کی خوشی میں خوش نہیں ہوتا، اس کے دل میں دوسروں سے حسد ہوتا ہے دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھتا ہے کسی کو ترقی کرتے نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے ذہن میں کوئی مثبت سوچ نہیں ہوتی اس لیے ہر وقت تک الجھا رہتا ہے اس لیے خوش نہیں رہتا۔

۳۔ کینہ دل میں رکھنے والا جب بھی موقع ملے نقصان پہنچانے اور دوسروں کا مذاق اڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے، دوسروں کی پریشانی پر خوش ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں سے ایک کینہ پرور کا پتہ چلتا ہے۔

سرگرمی

اس سرگرمی کے لیے بچوں کی بھرپور مدد کیجیے تا کہ وہ ان تمام باتوں کو جان سکیں جو کینہ میں شمار ہوتی ہیں۔ اور اس سے بچنے کی کوشش کریں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں سبق میں دی گئی تفصیلات کی مدد سے خالی جگہ کو پر کرنا ہے۔

مشق ب میں سوالات کے جوابات کے ذریعے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکے گا کہ بچہ اس کو کس حد تک سمجھ سکا ہے۔

سبق ۱۰ : دعائیں

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو روزمرّہ پڑھی جانے والی دعاؤں کے متعلق بتانا اور یاد کروانا ہے۔

آغازِ سبق

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

تجاویز

بچوں کومختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

ا۔ آپ لوگ اب تک کون کون سی دعائیں یاد کر چکے ہیں؟

۲۔ کوئی بھی چیز صرف اور صرف اللہ سے ہی کیوں مانگنا چاہیے؟

اس کے بعد آپ بچوں سے پچھلی کلاسوں میں دی گئی دعائیں بھی سن سکتی ہیں تا کہ وہ ان کو یاد کرنے کی کوشش کریں۔

وضاحت:

دعا اللہ سے قربت کا ذریعہ ہے اور دعا مانگنے سے اللہ سے ایک خاص قسم کا تعلق پیدا ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ یہ کہ ہم کسی بھی وقت کسی بھی حالت میں اور کہیں بھی اللہ سے دعا کر سکتے ہیں۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ دعا مانگنے کے کچھ آداب بھی ہیں۔

اس کے بعد دعا کے آداب بتائیے۔

(تفصیلات کتاب سے واضح کیجیے)

اس سبق میں کچھ مزید دعائیں دی گئی ہی جو ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنا چاہیے تا کہ مصیبت پریشانی سے بچیں۔

اس سبق میں آپ کو تین دعائیں سکھائی اور یاد کرائی جارہی ہیں

روزمرہ کی عمومی دعا

غصہ زائل کرنے کی دعا

پریشانی اور مصیبت کے وقت کی دعا

اس کے بعد ایک ایک دعا بچوں کو پڑھائیں اور ساتھ ساتھ ان کا ترجمہ بھی۔دعائیں ذہن نشین کرانے کے لیے اس کو بار بار بمعہ ترجمہ دہرائیں۔

اس بات پر زور دیں کہ وہ اس کو پڑھنا اپنا معمول بنائیں۔

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔مثلاً

ا۔ دعا کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

۲۔ ہمیں دعا کیوں کرنی چاہیے؟

۳۔ ہم کن کن جگہوں پر دعا کر سکتے ہیں؟

۴۔ دعا کرنے کے آداب کیا ہیں؟

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ ہمیں ہر دعا کے بعد اپنے گناہوں کی بخشش کی دعا اس لیے مانگنی چاہیے تاکہ ہماری دعا پوری ہو جائے۔

۲۔ غصہ کو اسلام میں اس لیے برا کہا گیا ہے کیوں کہ غصہ کی حالت میں انسان اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہتا اور بہت ساری غلط باتیں کر جاتا ہے جو بعد میں اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں؟

سرگرمی

بچوں کو تینوں دعائیں بمعہ ترجمہ یاد کرا دیئے تاکہ وہ اس کو اپنے معمول میں شامل کرلیں اور اس کو پڑھا کریں۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تاکہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کرسکیں۔

LearningWell (Pvt.) Ltd
www.learningwell.pk

عملی کتاب:

مشق الف میں دعا مانگنے کے آداب کے بارے میں لکھنا ہے۔

مشق ب میں کتاب میں دی گئی دعاؤں کو مکمل کر کے ان کا ترجمہ لکھنا ہے۔

سبق ۱۱ : حضرت عیسیٰؑ

مقصد

بچوں کو حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنا۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کومختلف سوالات کے ذریعے نفس مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ آپ نے پچھلی کلاسوں میں کن کن پیغمبروں کے بارے میں پڑھا ہے؟

۲۔ انجیل کن پیغمبر پر نازل ہوئی ؟

وضاحت:

حضرت عیسیٰؑ عظیم ترین پیغمبروں میں سے ایک تھے۔اللہ تعالی نے آپؑ پر اپنی کتاب انجیل نازل کی۔آپؑ کا زمانہ تقریباً دو ہزار سال پہلے کا ہے۔آپؑ فلسطین کے شہر بیت اللحم میں پیدا ہوئے۔فلسطین بنی اسرائیل کا آبائی علاقہ تھا جس پر آپؑ کی پیدائش سے تقریباً ۶۰ سال پہلے سے رومی حکومت کر رہے تھے۔جو اس زمانے کی عظیم ترین سلطنتوں میں سے ایک تھی۔

بنی اسرائیل یہودی تھے۔جب رومیوں نے فلسطین پر قبضہ کیا تو انہوں نے یہودیوں کو اپنے مذہب پر چلنے کی آزادی دی لیکن اس شرط پر کہ وہ ان کو حاکم مانیں۔یہودیوں نے اس بات کو قبول کر لیا بلکہ ان کی ایک جماعت رومیوں کے ساتھ بہت گھل مل گئی۔اسی جماعت کا ایک شخص ہیروڈ رومیوں کی مرضی سے فلسطین کا بادشاہ بنا۔فلسطین میں قانون روم کے ہی چلتے تھے۔اور بڑے عہدوں پر بھی رومی ہی فائز تھے۔

(کتاب سے مزید تفصیلات واضح کیجیے)

حضرت عیسیٰؑ کی زندگی میں بہت سے معجزات کا عمل دخل رہا۔آپؑ کے ساتھ جتنے معجزات منسوب ہیں اتنے کسی اور پیغمبر کے ساتھ نہیں۔

آپؑ نے پیدا ہوتے ہی بولنا شروع کر دیا تھا۔

پیدائش کے چند دن بعد آپؑ نے بنی اسرائیل سے خطاب کیا جس کا ذکر قرآن کی سورہ مریم میں آیت نمبر ۳۰ تا ۳۳ میں ہے۔(کتاب کی مدد سے آیات کا ترجمہ بتایئے)

آپؑ مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتا۔

آپ کوڑھیوں اور اندھوں کو اللہ کے حکم سے اپنا ہاتھ پھیر کر ٹھیک کر دیتے۔

اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

آپ لوگوں کو ان کی چھپی ہوئی باتوں کے بارے میں بتا دیتے تھے۔

لوگوں کے کہنے پر آپؑ نے اللہ سے دعا کی اور آسمان سے ایک طرح طرح کے کھانوں سے بھرا خوان نازل ہوا۔اس سے لوگوں نے کافی دنوں تک کھانا کھایا لیکن وہ کم نہ ہوا۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

قرآن کے پیغام کے ذریعے آپ نے ایک اللہ کو ماننے، اپنی رسالت اور اللہ کے احکامات کا ذکر کرتے ہوئے چند دن کی عمر سے تبلیغ کا آغاز کیا۔

تیس سال کی عمر میں آپؑ کو اللہ کی طرف سے حکم ملا کہ بنی اسرائیل کو اللہ کا پیغام پہچائیں۔ اس حکم کی تعمیل کے لیے آپؑ شہر شہر، علاقہ علاقہ گئے اور اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ کچھ لوگوں نے آپؑ کی باتوں پر ایمان لاکر اور کچھ نے آپؑ کے معجزات کی وجہ سے ایمان قبول کر لیا۔

آپؑ کے زمانے میں اسرائیلیوں کی حالت بہت خراب تھی کیوں کہ بادشاہ ہیروڈ کو عالیشان عمارتیں بنوانے کا بہت شوق تھا اور اس کے لیے پیسہ وہ لوگوں سے ٹیکس کے ذریعے وصول کیا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی ناانصافیاں لوگوں کے ساتھ کی جاتی تھیں۔

(مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

آپؑ نے جب ان غلط باتوں کے خلاف آواز اٹھائی تو عام لوگ آپ کو اپنا مسیحا سمجھنے لگے اور آپ کے ساتھ ہو گئے۔

(تفصیلات کتاب کی مدد سے واضح کیجیے)

جب حکام نے دیکھا کہ لوگ آپ کے ساتھ ہو رہے ہیں تو انہوں نے آپ کو مصلوب کرنے کا حکم دے دیا۔ آپؑ کی نے اللہ سے حفاظت کی دعا کی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرشتوں کے ذریعے واپس آسمان پر بلا لیا۔ اور آپؑ کی جگہ ایک آپؑ کا ہم شکل بھیج دیا۔

(مزید وضاحت کتاب کی مدد سے کیجیے)

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے زندہ واپس بلا لیا تھا۔ آپؑ حضور اکرمؐ کے امتی کی حیثیت سے دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے اور اس دور کے فتنوں کو ختم کر کے ایک اسلامی مملکت قائم کریں گے۔ آپؑ چالیس سال تک حکومت کریں گے۔ آپؑ کے انتقال کے بعد آپ کی تدفین حضور اکرمؐ کے پہلو میں ہو گی۔

(کتاب کی مدد سے مزید وضاحت کیجیے)

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔ مثلاً

۱۔ حضرت عیسیٰؑ کس قوم کے لیے بھیجے گئے تھے؟

۲۔ آپؑ کہاں پیدا ہوئے؟

۳۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سے معجزات عطا کیے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

۴۔ آپؑ کے زمانے میں اسرائیلیوں کی حالت بری کیوں تھی؟

۵۔ آپؑ کو کیا سزا سنائی گئی؟

۶۔ آپؑ کے بارے میں ہم مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

۷۔ مصلوب کرنے سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

اس سلسلے میں آپ حاصلِ سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔ حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔ کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ اللہ نے آپؑ کو تیس سال کی عمر میں تبلیغ کا حکم اس لیے دیا کہ لوگ آپ کی باتوں کو غور سے سنیں اور آپؑ کی باتوں میں وزن پیدا ہو کیوں کہ کسی بچے کی باتوں پر لوگ یقین نہ کرتے اور ایمان نہ لاتے۔

۲۔ جب آپ نے یہودیوں کے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی اور انہوں نے دیکھا کہ لوگ آپؑ کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ اس چیز نے ان کو خوفزدہ کر دیا کہ کہیں لوگ ان کے خلاف ہی نہ ہو جائیں۔ اس لیے آپؑ کو موت کی سزا سنائی۔

۳۔ بنی اسرائیل کے کچھ لوگ آپؑ کے معجزات کی وجہ سے اس لیے ایمان لائے کیوں کہ اللہ کے حکم سے آپؑ جو کرتے تھے وہ کوئی عام آدمی نہیں کر سکتا تھا۔ اس وجہ سے لوگوں نے آپؑ کی باتوں کو بھی سچ مانا اور آپؑ کی باتوں پر ایمان لائے۔

LearningWell (Pvt) Ltd
www.learningwell.pk

سرگرمی

اس سرگرمی کو کرنے کے لیے جس طرح کی معلومات طلباء کو درکار ہیں وہ فراہم کرنے میں ان کی مدد کیجیے۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں صحیح الفاظ کا چناؤ کر کے جملہ مکمل کرنا ہے۔

مشق ب میں سوالات کے جوابات دینے ہیں۔

سبق ۱۲: بچے کس طرح اچھے مسلمان بن سکتے ہیں

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو کسی کہانی کے ذریعے کوئی نہ کوئی سبق دینا ہوتا ہے۔اس کہانی کے ذریعے بچوں کو صبر کرنے اور درگزر کرنے کا سبق دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

آغازِ سبق

تجاویز

بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعےنفسِ مضمون کی طرف لائیں مثلاً

۱۔ اگر آپ کو آپ کے والدین کوئی چیز لے کر دیں تو وہ آپ دوسروں کو استعمال کرنے دیں گے؟

۲۔ اگر آپ کی کوئی بہت پسندیدہ چیز کسی سے خراب ہو جائے تو آپ کیا کریں گے؟

۳۔ اگر آپ کے والدین میں سے کوئی پریشان ہو تو آپ کیا کریں گے؟

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk

وضاحت:

اس سبق میں ایک بچی کی کہانی ہے جس نے ٹیبلٹ کمپیوٹر حاصل کرنے کے لیے دل وجان سے محنت کی اور اپنے اسکول میں فرسٹ آئی کیوں کہ اس کے ابو نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ فرسٹ آئے گی تو وہ اس کو ٹیبلیٹ لے کر دیں گے۔اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا؟ (کتاب کی مدد سے بچوں کو تفصیل سے کہانی مکمل پڑھ کے سنائیے اور وضاحت کیجیے)

بعد از درس

یہ جانچنے کے لیے کہ آپ نے بچوں کو جو سمجھایا اس کو وہ کس حد تک سمجھ سکے ان سے مختلف سوالات کیجیے۔مثلاً

۱۔ انیتا نے اپنے امی ابو کو ٹیبلٹ کی کیا کیا خصوصیات بتائیں؟

۲۔ ابو نے کس شرط پر انیتا کو ٹیبلیٹ دلانے کا وعدہ کیا؟

۳۔ انیتا نے کس طرح کامیابی حاصل کی؟

۴۔ ٹیبلیٹ کس طرح ٹوٹا؟

۵۔ صبح اٹھ کر انیتا نے کیا دیکھا؟

۶۔ انیتا نے کیا فیصلہ کیا؟

اس سلسلے میں آپ حاصل سبق سے بھی مدد لے سکتی ہیں۔حاصل سبق میں دیئے گئے نقاط کو بنیاد بنا کر سوالات کیجیے۔کوشش کیجیے کہ ہر بچے سے سوال کیا جائے اور وہ اس کا جواب دے۔

اضافی تدریس

تفہیم

۱۔ اگر انیتا صبر اور درگزر سے کام نہ لیتی تو اس کے ابو کو قرض لینا پڑتا اور واجد کو بھی ٹیوشن پڑھانی پڑتی۔

۲۔ کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کے لیے دعا کے ساتھ ساتھ محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ اللہ کا فرمان ہے کی کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کے لیے اپنی طرف سے انسان پوری کوشش کرے اور پھر آگے اللہ پہ چھوڑ دے۔لیکن بغیر کوشش اور محنت کسی کو کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی

سرگرمی

اس کو سرانجام دینے میں بچوں کی رہنمائی کیجیے۔

Net Extra

نیٹ ایکسٹرا میں ان الفاظ کی مزید وضاحت کی گئی ہے جن کو سبق میں highlight کیا گیا ہے تا کہ بچّے سبق کو مزید بہتر طور پر سمجھ کر ذہن نشین کر سکیں۔

عملی کتاب:

مشق الف میں خالی جگہ پر کرنا ہے۔

مشق ب میں ٹیبلیٹ کمپیوٹر کی خصوصیات لکھنی ہیں۔

مشق ج میں سوالات کے جوابات لکھنے ہیں۔

افادیت:

عملی کتاب اساتذہ کے لیے بچوں کو سبق سمجھانے اور ذہن نشین کرانے میں بہت مددگار ثابت ہوگی کیوں کہ یہ عملی کتاب آن لائن inter active بھی ملے گی یعنی بچے اس کو Learning Well کی سائٹ پر اپنے کمپیوٹر پر بھی حل کر سکیں گے۔بچوں کی عملی کتاب کو اساتذہ اگر اپنے پاس رکھیں اور ان کو کلاس میں گائیڈ کریں کہ اس کو کس طرح حل کرنا ہے اور گھر کے لیے ان کو یہ task دیں کہ وہ اس کو آن لائن حل کر کے آئیں اور دوسرے دن کلاس میں اپنی عملی کتاب میں حل کریں۔اس سے اساتذہ کو اندازہ ہوگا کہ بچے اس سبق کو کس حد تک سمجھ سکیں ہیں۔اور بچوں کے لیے یہ چیز دلچسپی کا باعث ہوگی کہ وہ اس کو کمپیوٹر پر حل کریں گے۔اس طرح وہ دو تین دفعہ اس سبق کو دہرا سکیں گے۔

LearningWell (Pvt.) Ltd.
www.learningwell.pk